روزہ و رمضان کے فضائل

محمد داؤد سلیم

فرضیت

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون○

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! رمضان کے روزے تمہارے اوپر فرض کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے۔ (روزہ رکھو) یہ امید کرکے کہ تم متقی بن جاؤ۔ فرمایا صادق و مصدوق ﷺ نے الصیام جنۃ کہ روزے ڈھال ہیں۔ یعنی جس طرح انسان دشمن کے حملے سے بچنے کے لئے ڈھال استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح روزے کی ڈھال سے صاحب ایمان شیطانی یلغار اور نفسانی ہتھکنڈوں سے اپنے دین و ایمان کی پونجی برباد ہونے سے بچا لیتا ہے۔

ایک جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کم مائیگی کے باعث نکاح کرنے سے عاجز ہو تو ایسوں کو خواہشات نفسانی سے بچنے کے لئے روزہ رکھنا چاہئے تاکہ اس کی خواہشات نفسانی ٹھنڈی پڑ جائیں۔

رمضان

رمضان کی فضیلت اور بزرگی خداوند تبارک و تعالی یوں بیان فرماتا ہے:

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔

ترجمہ :۔ یعنی یہ وہ مہینہ ہے جس کی بزرگی و فضیلت کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں قرآن مجید مبارک کتاب کا نزول ہوا۔ جس کی وجہ سے ایمان و یقین کی روشنی پھیلی اور شرک و کفر کے تار پود بکھر گئے اور حق و باطل کا اچھی طرح امتیاز ہو گیا۔ دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے :

انا انزلنہ فی لیلۃ القدر○ وما ادرلک ما لیلۃ القدر ○ لیلۃ القدر خیر من الف شھر○

ترجمہ :۔ ہم (خدا) نے قرآن کو باعزت رات میں نازل کیا ہے تم جانتے ہو کہ وہ رات کیسی ہے؟ صرف اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت و بندگی سے افضل و برتر ہے۔

فضیلت روزہ

بخاری و مسلم میں ہے جناب نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام "ریان" ہے یہ دروازہ صرف روزہ داروں ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اس دروازے سے بجز روزہ دار کے دوسرا کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ بخاری و مسلم میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم کا ہر ایک اخلاص کا عمل کم سے کم دس گناہ سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ روزے کا ثواب بجز میرے کوئی دوسرا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ روزہ دار محض میری رضا جوئی کی ہی خاطر روزہ رکھتا ہے اسی لئے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ میری ہی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے وہ اپنی خواہشات نفسانی چھوڑتا ہے اور کھانے پینے سے بچتا ہے اور روزہ دار کے لئے دو مسرتیں ہیں۔ ایک افطار کے وقت دوسری رب سے ملاقات کے وقت ہو گی۔ بالیقین روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ روزہ برائیوں سے بچنے کی ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ بیہودہ اور واہیات باتیں نہ کرے اور اگر اس سے کوئی شخص لڑنے اور گالی دینے لگے تو یہ کہہ کر علیحدہ ہو جائے کہ بھائی صاحب! معاف کرو میں روزے سے ہوں۔

ایک حدیث بیہقی میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ سنایا۔ شعبان کے آخری دن میں فرمایا۔ لوگو! ایسا

مہینہ قریب آگیا ہے جو نہایت عظمت و بزرگی اور برکت والا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔ اللہ تعالی نے اس مہینہ کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس کے قیام اللیل یعنی تراویح کو نفل' جو اس مہینہ میں کوئی معمولی کارخیر کرے گا اس کا ثواب ایسا ہو گا کہ جیسے اس نے اس مہینے کے علاوہ دنوں میں کوئی فریضہ ادا کیا ہو اور جو ایک فرض ادا کرے گا اس کا اجر اتنا ہو گا کہ وہ کسی اور مہینہ میں ستر فرائض ادا کرے۔ وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور سلوک کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں مومن کے رزق میں زیادتی اور بڑھوتری ہوتی ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے گا وہ افطار کرانا اس کے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اور جہنم سے نجات کا وسیلہ بن جائے گا اور اس افطار کرانے والے کو اس روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ جس کو افطار کرایا گیا ہے۔ افطار کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی وغیرہ نہ ہوگی۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم یعنی جماعت صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں ہر شخص ایسا کہاں ہے جو روزہ دار کو افطار کرا سکے؟ مطلب یہ کہ ہمارے اندر وہ لوگ بھی ہیں جو افلاس و محتاجی کی وجہ سے مجبور ہیں پیٹ بھر کر کھلا نہیں سکتے۔ ایسے لوگ تو اتنے عظیم الشان ثواب سے محروم ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تو یہ ثواب اس کو بھی دیں گے جو صرف ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا گلاس پانی سے ہی افطار کرا دے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا۔ اس کو اللہ تعالی میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ دخول جنت تک پھر پیاسا ہی نہیں ہو گا۔ اس مہینے کے اول دس دن رحمت کے ہیں اور دوسرے دس دن مغفرت کے ہیں اور تیسرے دس دن جہنم سے آزادی کے ہیں۔ اور جو شخص اس مہینے میں اپنے غلاموں (نوکروں) سے کام ہلکا لے گا اللہ تعالی اس کے گناہ معاف اور اس کو جہنم سے

آزاد کر دے گا۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء و فی روایۃ ابواب الجنۃ و غلقت ابواب جھنم و سلسلت الشیاطین و فی روایۃ ابواب الرحمۃ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ یعنی جب رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین مقید کر دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رحمت کے تمام دروازے کشادہ کر دیئے جاتے ہیں۔

فتحت ابواب السماء سے مراد یہ ہے کہ خدا کی رحمتیں روزہ داروں پر نازل ہوتی رہتی ہیں فتحت ابواب الجنۃ کا مقصد یہ ہے کہ نیکیوں اور بھلائیوں کا یہ خاص زمانہ ہے جو سبب ہیں دخول اور ابدی آرام و آسائش کا۔ و غلقت ابواب جھنم کا مقصد یہ ہے کہ نفس انسانی روزے کی برکت سے گناہوں سے بچے اور محفوظ ہو جائے کیونکہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑ پھوڑ دیتا ہے۔ سلسلت الشیاطین کہ شیطان مقید کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقتاً ایسا ہی ہوتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ بندے اس قدر ذکر و اذکار، تسبیح و تہلیل، تکبیر و تحمید، نماز و تلاوت، پند و نصیحت کریں کہ اس کا داؤ پیچ نہ چلے۔ ارشاد ہوتا ہے:

من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

ترجمہ:۔ جو شخص با ایمان، بانیت حصول ثواب روزہ رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسرا حصہ ہے:

من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

ترجمہ:۔ جو شخص رمضان کی راتوں میں باایمان نجات کی خاطر قیام کرے نفل

(تراویح) وغیرہ پڑھے اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔
تیسرا حصہ ہے:

من قام لیلۃ القدر ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

ترجمہ:۔ یعنی جو شب قدر کی تلاش میں راتوں کو نوافل پڑھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

شفاعت

مسلمانو! غور کرو کہ رمضان میں تراویح و نوافل اور لیلۃ القدر کی کس قدر عظمت و بزرگی بیان کی جا رہی ہے۔ فی الحقیقت بد نصیب ہی ہو گا وہ کہ جو رمضان کے متبرک مہینہ کو پائے اور اپنے آپ کو گناہوں سے پاک و صاف اور ستھرا نہ بنائے۔ قربان جایئے جناب رسول اللہ ﷺ پر کہ کیسی کیسی بشارتیں ہمیں دے رہے ہیں۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ روزہ اور قرآن اپنے رکھنے اور پڑھنے والوں کے لئے درخواست مغفرت کریں گے۔ چنانچہ روزہ کہے گا اے رب میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے اور دوسری خواہشات سے روک دیا تھا۔ لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول کر۔ اسی طرح قرآن کہے گا کہ اے رب میں نے اس کو اپنی تلاوت کی وجہ سے راتوں کو سونے سے روک دیا تھا۔ لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول کر۔ ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس کو بخش دیا جائے گا۔ (بیہقی) دعا کیجئے کہ اللہ تعالی ہم کو روزہ و تہجد کی توفیق دے۔ ہمارے روزے اور تلاوت قرآن کو قبول فرمائے اور نجات و فلاح کا ذریعہ بنا دے ورنہ حدیث میں ہے:

کم من قائم لیس لہ من صیامۃ الا السھر و کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظماء۔

ترجمہ:۔ بہت سے قیام کرنے والے اور راتوں کو جاگنے والے ایسے ہیں کہ خلوص نہ ہونے کی وجہ سے سوائے جاگنے کے دوسرا کچھ ثواب نہیں پائیں گے

اور بہت سے روزہ دارے ایسے ہیں کہ بجز بھوکا پیاسا رہنے کے دوسرا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ العیاذ باللہ

ان کاموں سے بچو

ہمیں بحالت روزہ خصوصیت کے ساتھ جھوٹ، غیبت، غصہ، چغلی، گالی گلوچ وغیرہ خرافات سے حتی الوسع بچنا چاہئے۔ کیونکہ ارشاد ہے:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه۔

ترجمہ:۔ جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے روزے عند اللہ مقبول نہیں ہوتے اسی طرح روزے میں نماز نہ پڑھنا یا اور کوئی برائی کرنے کا نتیجہ ہے کہ روزے مقبول نہیں ہوتے اللہ تعالی ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

تراویح

تراویح کا مسئلہ اگرچہ احادیث کے اندر صاف و صریح طور پر موجود ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مع وتروں کے گیارہ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تین وتر تھے اور آٹھ رکعتیں تراویح کی تھیں۔ جیسا کہ حدیث عائشہؓ سے معلوم ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق علمائے اہل حدیث کے علاوہ علمائے احناف نے بھی کی ہے اس وقت صرف سرتاج علماء احناف جناب مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی رحمہ اللہ علیہ کی تحقیق پیش کی جاتی ہے۔ مولانا موصوف نے موطا امام محمدؒ کے حاشیہ حدیث ابن عباسؓ پر جس سے بیس رکعت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے اور صحیح حدیث عائشہؓ پر کہ جس سے صحیح طور سے آٹھ ہی رکعت ثابت ہوتی ہے کافی لمبی چوڑی مدلل بحث نہایت تحقیق کے ساتھ کی ہے اور حدیث ابن عباس کو ضعیف

اور حدیث عائشہؓ کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ دونوں روایتوں میں تطبیق بھی دی ہے جو اپنی شان کے اعتبار سے نرالی ہے۔

عن عائشه قالت ما کان رسول اللّٰه ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة۔

اس پر مولانا لکھنوی فرماتے ہیں :

قوله احدی عشرة رکعة .... الخ۔

اور روایت کیا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان میں بیس رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر بھی لیکن اس روایت کی سند میں ابراہیم بن عثمان جدا بن ابی شیبہ مجروح ہیں اور ذکر کیا گیا ہے میں نے آئمہ کے کلام کو جو اس پر کئے گئے ہیں تحفة الاخیار میں اور کہا علماء کی ایک جماعت نے جس میں علامہ زیلعی، ابن الہمام، سیوطی، زرقانی وغیرہ ہیں کہ یہ حدیث یعنی ابن عباسؓ کی اپنے ضعف کے ساتھ ساتھ معارض ہے حدیث عائشہ صحیح کے جس کے اندر گیارہ پر زیادتی ثابت نہیں۔ لہٰذا صحیح ہی قبول کیا جائے گا اور غیر صحیح کو رد کر دیا جائے گا۔ تراویح کے بعد وتر جماعت سے پڑھنا ضروری نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وتر سحری کے وقت پڑھے۔ اب اہل انصاف داد حق دیں کہ سنت کا طریقہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو سنت کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گیارہ رکعت ہی تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔ (دیکھو موطا امام مالک)

متفرق مسائل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں :

صوموا لرویته و افطر و الرویته فان غم علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلثین۔

ترجمہ :۔ روزہ چاند دیکھ کر رکھا کرو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے ہو جانے کے بعد روزے رکھو یا عید کرو۔ شک کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے وہ ابوالقاسم ﷺ کا نافرمان ہے۔

افطار

روزہ کھولنے میں جلدی ہونی چاہئے۔ یعنی جیسے ہی آفتاب غروب ہو تو فورا ہی روزہ کھولنا چاہئے۔ جو لوگ بہت دیر کے بعد روزہ کھولتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اور گنہگار ہیں۔ حضرت سہیلؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے۔ جب تک غروب آفتاب کے بعد فورا افطار کر لیا کریں۔ افطار کھجور یا پانی سے کیا جائے۔ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھیں :

اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت۔

اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

ذھب الظماء وابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء اللہ۔

سحری

سحری بھی ضرور کھائی جائے کیونکہ یہ باعث خیروبرکت ہے۔ حضرت انس سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

تسحروا فان فی السحور برکۃ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ عشاء کی نماز کے بعد یا رات میں ایک دو بجے ہی کھا لیتے ہیں ان کا فعل خلاف سنت ہے وہ لوگ اس خیرو برکت سے محروم ہیں۔ اگر کوئی شخص بلا قصد و ارادہ بھول کر بحالت روزہ کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ ختم نہیں ہوتا اور نہ اس پر یہ لازم ہے کہ اس کے بدلے

دوسرا روزہ رکھے۔ اور نہ کفارہ لازم ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص بھول کر بحالت روزہ کچھ کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے (ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی غلطی یا کم علمی کی بناء پر یہ سمجھ بیٹھے کہ جب کھا لیا تو پھر روزہ کیسا) بلکہ اس کو تو اللہ تعالی نے اپنی طرف سے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزہ نہیں ٹوٹتا

سرمہ یا تیل لگانے سے' سر پر پانی ڈالنے سے' خودبخود قے آنے' کھٹی ڈکاروں یا پیٹ کا پانی منہ میں آنے سے' خوشبو لگانے سے' کان میں دوا ڈالنے سے' احتلام سے' مسواک کرنے سے' ہاں قصدا قے کرنے سے' حلق کے نیچے کوئی چیز اتارنے' عورتوں کے حیض و نفاس کا خون آ جانے سے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تھوک نگلنے میں کوئی حرج نہیں۔ حیض و نفاس والی عورتیں روزہ نہ رکھیں بعد رمضان ادا کریں' حمل والی اور دودھ پلانے والیوں کو روزہ رکھنے میں اگرچہ کو تکلیف کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں بعد رمضان ادا کریں۔ بہت بوڑھے مرد و عورت جو بھوک و پیاس برداشت نہ کر سکیں اور وہ بیمار جن کے اچھے ہونے کی قطعی امید نہیں وہ ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا دیدے۔ مرنے والوں کے فرض روزے رہ جائیں تو ان کے گھر والے روزے رکھیں یا مسکین کو (اس کے بدلے میں) کھانا کھلائیں۔

صدقۃ الفطر

انسانی کمزوریوں کی وجہ سے غلطی اور بھول میں روزے کے اندر کچھ کمزوریاں رہ جاتی ہیں۔ جو روزوں کی قبولیت میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے "قد افلح من تزکی" کے تحت حکم دیا کہ ایک صاع مدنی تقریبا پونے تین سیر اناج یا آٹا وغیرہ عید الفطر

کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرے۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق صدقۃ الفطر گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کرنا ضروری ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت بڑا ہو یا چھوٹا۔ آزاد ہو یا غلام۔ یہاں تک کہ اس بچہ کی طرف سے بھی ادا کیا جائے گا۔ جو عید کے دن صبح پیدا ہوا ہو۔ گھر کا بڑا سب کی طرف سے ادا کرے گا۔ جتنے چھوٹے بڑے افراد بھی اس کے ماتحت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے روزے پاک و صاف ہوں گے اور مسکینوں' غریبوں کی امداد و خوراک ہو گی۔ وہ عید کی خوشی سے محروم نہیں ہوں گے۔ صدقہ فطر ادا کرنے والے کے لئے صاحب نصاب زکوۃ ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ہر امیر و غریب پر ضروری ہے وہ اپنے گھر کے ہر چھوٹے بڑے اور سب کی طرف سے ادا کریں گے۔ یہ سارا مہینہ ہی آپس کے سلوک کا ہے۔ غریبوں' یتیموں' بیواؤں' قرضداروں' اپنے خادموں اور غریب طالب علموں کا خیال رکھنا خصوصاً عید کے دن ان کو بغیر مانگے اتنا دو کہ ان کو کہیں جانے کی اور کسی سے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔ (حدیث) ورنہ ڈر ہے کہ اللہ ناراض ہو جائے۔

نماز عید الفطر

عید کی نماز کا وقت سورج نکلنے سے تقریبا ۱۵ بیس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے رسول اللہ ﷺ تمام نمازوں کے موافق اس کو بھی اول وقت ادا فرماتے۔ اس عید میں نماز کو جانے سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ صبح ہی نہا کر حسب حیثیت اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا۔ یا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔ با آواز بلند پڑھتے ہوئے عید گاہ پہنچیں۔ وہاں بھی آواز سے تکبیریں کہتے رہیں۔ پھر با وضو امام کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کہتے ہوئے سینہ پر ہاتھ باندھ لیں۔ اور اللھم باعد ... الخ یا سبحانک اللھم .... الخ۔ پڑھنے کے بعد امام اور مقتدی سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں

سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے کہہ کر دو رکعتیں باقاعدہ ادا کریں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے اور وعظ کرے اور تمام لوگ اس وعظ کو سنتے رہیں بعد نماز عید یا بعد خطبہ دعا کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ عید گاہ میں اذان یا تکبیر نہ کہیں اور نہ آگے یا پیچھے نفل پڑھیں واپسی میں راستہ بدل کر تکبیر کہتے ہوئے آئیں۔ بعد نماز آپس میں گلے ملنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ عورتوں کو بھی نماز عید میں جانا چاہیے۔ ہاں بغیر خوشبو لگائے پردہ سے جائیں۔

بقیہ اداریہ

جو بطور خاص مولانا حافظ عبدالعزیز علوی عرصہ دس سال سے جامعہ سلفیہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی صالح اولاد صحیح معنوں میں آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

آپ نے سعادت مند زندگی گزاری اور آخر وقت تک درس و تدریس میں مصروف رہے۔ آپ مدرسہ البنات جھوک دادو میں امتحان کی غرض سے تشریف لے گئے۔ مسند پر ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کی رحلت سے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اور خاص طور پر تشنگان علوم بے حد متاثر ہوئے۔ آخر وقت میں آپ کلیۃ القرآن والحدیث جناح کالونی میں بطور شیخ الحدیث فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ دعا ہے اللہ تعالی انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ خاص طور پر ہم آپ کے صاحبزادے شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ مولانا عبدالعزیز علوی سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ میں رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمان' جناب صوفی احمد دین' مولانا حافظ مسعود عالم' حافظ عبدالمنان گوجرانوالہ' مولانا عبدالحمید ہزاروی' مولانا عبداللہ امجد' مولانا حافظ بنیامین' مولانا محمد امین اور جامعہ سلفیہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ نے بطور خاص شرکت کی۔